جلد ۲۶ | مورخہ ۱۴ صفر ۱۳۵۷ھ | یوم شنبہ | مطابق ۱۶ اپریل ۱۹۳۸ء | نمبر ۸۸

المسیح

قادیان ۱۴ اپریل - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۹½ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

آج ساڑھے نو بجے صبح کی ٹرین سے آنریبل سر ڈاکٹر چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے سی - ایس آئی مجلس شوریٰ میں شمولیت کے لئے تشریف لائے ۔

آج بعد نماز مغرب مولوی عبد الوہاب صاحب خلف حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے دعوت ولیمہ وسیع پیمانہ پر دی جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بھی شریک ہوئے - صبح کو مولوی محمد اسمٰعیل صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ نے اپنے لڑکے محمد احمد صاحب کی دعوتِ ولیمہ دی - اور شام کو فضل الٰہی صاحب محلہ دار الرحمت کے ولیمہ کی دعوت دی گئی ۔

احمدیہ سپورٹس کلب قادیان نے آج بٹالہ میں بٹالہ کلب سے ہاکی میچ چار گول سے جیتا

آج بعد نماز عشاء مدرسہ احمدیہ کے صحن میں "کیا احمدیوں کو کانگرس کے ساتھ شامل ہونا چاہیئے - یا مسلم لیگ کے ساتھ" کے موضوع پر جامعہ احمدیہ اور مدرسہ احمدیہ بشمولیت ہائی سکول میں دلچسپ مناظرہ ہوا جس میں مدرسہ احمدیہ و تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلباء جو مسلم لیگ میں شمولیت کے حامی تھے ۔ کامیاب قرار پائے ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تبلیغ احمدیت کے متعلق غیر معمولی جوش

"ہمارے اختیار میں ہو - تو ہم فقیروں کی طرح گھر بگھر پھر کر خدا تعالےٰ کے سچے دین کی اشاعت کریں - اور اس ہلاک کرنے والے شرک اور کفر سے جو دنیا میں پھیلا ہوا ہے لوگوں کو بچا لیں - اگر خدا تعالےٰ ہمیں انگریزی زبان سکھا دے - تو ہم خود پھر کر اور دورہ کر کے تبلیغ کریں - اور اسی تبلیغ میں زندگی ختم کر دیں - خواہ مارے ہی جائیں"

(الحکم ۱۰ - جولائی سنہ ۱۹۰۲ء)

خدا تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہونے والا نخت بد قسمت ہے

"خدا تعالےٰ کے فضل و کرم کا دروازہ کبھی بند نہیں ہوتا - انسان اگر سچے دل سے اخلاص لیکر رجوع کرے - تو وہ غفور رحیم ہے اور توبہ کو قبول کرنے والا ہے - یہ سمجھنا کہ کس کس گنہگار کو بخشے گا - خدا تعالےٰ کے حضور سخت گستاخی اور بے ادبی ہے اس کی رحمت کے خزانے وسیع اور لا انتہا ہیں - اس کے حضور کوئی کمی نہیں - اس کے دروازے کسی پر بند نہیں ہوتے - انگریزوں کی نوکریوں کی طرح نہیں - کہ اتنے تعلیم یافتہ کو کہاں سے نوکریاں ملیں - خدا کے حضور جس قدر پہونچیں گے - سب اعلیٰ مدارج پائیں گے یہ یقینی وعدہ ہے - وہ انسان بڑا ہی بد قسمت اور بدبخت ہے - جو خدا تعالےٰ سے مایوس ہو اور اس کی نزع کا وقت غفلت کی حالت میں اس پر آجائے بے شک اس وقت دروازہ بند ہو جاتا ہے" (الحکم ۱۰ - جولائی سنہ ۱۹۰۲ء)

صحابہؓ کا گروہ

"وَاٰخَرِیۡنَ مِنۡهُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِهِمۡ جو فرمایا گیا ہے - یہ مسیح موعود کے زمانہ کے لیے ہے - اور اس کے منھم کے وہی معنی ہیں - جو اما مکم منکم میں منکم سے مراد ہے - اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ وہ گروہ بھی صحابہؓ ہی کا گروہ ہے" (الحکم ۱۰ ستمبر سنہ ۱۹۰۲ء)

شیطان اور انسان کی جنگ

"اگر انسان کے افعال سے گناہ دور ہو جائے - تو شیطان چاہتا ہے - کہ آنکھ - کان - ناک تک ہی رہے - اور جب وہاں بھی اسے قابو نہیں ملتا - تو پھر وہ یہاں تک کوشش کرتا ہے کہ اور نہیں - تو دل ہی میں گناہ رہے - گویا شیطان اپنی لڑائی کو اختتام تک پہونچاتا ہے - مگر جس دل میں خدا کا خوف ہے - وہاں شیطان کی حکومت نہیں چل سکتی - شیطان آخر اس سے مایوس ہو جاتا ہے - اور الگ ہوتا ہے - اور اپنی لڑائی میں ناکام و نامراد ہو کر اسے اپنا بوریا بستر باندھنا پڑتا ہے" (الحکم ۱۷ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء)

اوائل عمر کے بچوں کی بیعت

"اوائل عمر کے بچوں کی بیعت کے لئے میرا منشا نہیں ہوتا - یہ متلون مزاج ہوتے ہیں - اور ذرا سے اغوا کے نیچے آجاتے ہیں - جب تک پختہ عمر نہ ہو لے - کچھ نہیں کہہ سکتے - اصل بات یہ ہے کہ جس کے قریب موت کا خیال نہیں - وہ بیدار نہیں ہوتا - پختہ عمر اپنے آپ کو [illegible] (الحکم ۲۴ [illegible] ۱۹۰۱ء)

چندہ تحریک جدید سال چہارم کے وعدہ میں اضافہ کرنے والے مخلصین

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جب سے مخلصین کے نام "پیام" شائع فرمایا ہے۔ اس کے پڑھنے اور سننے کے بعد خصوصیت سے وعدہ کرنے والے مخلصین میں نہ صرف یہ رَو پیدا ہو رہی ہے۔ کہ وہ اپنے امام کے ارشاد کی تعمیل میں جلد سے جلد رضاء الٰہی کے حصول کے لئے اپنے وعدے پورے کر دیں۔ بلکہ یہ بھی کہ بعض احباب نے اپنے وعدوں میں اضافہ کی طرف قدم بڑھایا ہے چنانچہ (۱) جماعت احمدیہ ٹوپی کے امیر صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب نے اپنے وعدہ میں پچاس روپے کا اضافہ کرکے جہاں ایک سو روپیہ ادا کر دیا ہے۔ وہاں اپنی جماعت کے ملک عبد الجبار۔ ملک حیدر خان۔ مولوی جلال دین مولوی محمد عظیم صاحبان کے وعدوں کی بیس روپے کی رقم بھی جو آخر جون میں ادا ہونی تھی اپنے پاس سے ادا کر دی ہے۔

(۲) جماعت احمدیہ جے پور کے ڈاکٹر محمد سعید صاحب نے ۳۰۵ کا وعدہ کیا تھا۔ آج انہوں نے ۲۷۶ روپے کی رقم بھیجکر وعدہ کو ۹۰ فی صدی پورا کر دیا ہے۔

(۳) جماعت کوٹ فتح خاں کا وعدہ ۳۹۵ روپے کا تھا۔ اس میں سے ۶۰ فیصدی کی وصولی ہو چکی ہے۔ باقی رقم انشاء اللہ انہی ایام میں آنے کی امید ہے۔

(۴) ملک خان محمد خان صاحب کا وعدہ تین سو روپے کا پورا ہو گیا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

تحریک جدید سال چہارم کے وعدے سو فی صدی جلد سے جلد پورے کرنے کے لئے مخلصین کو فوری توجہ کرنی چاہیئے۔ جن جماعتوں نے تحریک جدید کے لئے دو سکرٹری مقرر نہیں کئے۔ وہ جماعتیں فوری توجہ کرکے مقرر کریں۔ اور حضور کی خدمت میں اطلاع دیں؛ فنانشل سکرٹری تحریک جدید

سندھ پراونشل انجمن احمدیہ کا اجلاس

سندھ پراونشل انجمن احمدیہ کا اجلاس برائے جدید انتخاب ۲۴ اپریل ۱۹۳۸ء بروز اتوار ساڑھے آٹھ بجے صبح بمقام کوٹری (سندھ) بنگلہ ۶۰ میں منعقد ہوگا۔ سندھ کی تمام جماعتوں سے درخواست ہے۔ کہ مندرجہ بالا تاریخ و وقت پر اپنے نمائندگان کو کوٹری برائے شمولیت بھیجدیں۔ اور پراونشل کے موجودہ عہدہ داران بھی تشریف لائیں؛ خاکسار عبد الکریم احمدی جنرل سکرٹری سندھ پراونشل انجمن احمدیہ

صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ضروری گزارش

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ سے حضور کے حالات قلمبند کئے جا رہے ہیں۔ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس ضروری اور اہم کام کی طرف فوری توجہ فرمائیں۔ مجلس مشاورت کے موقعہ پر جو صحابہ کرام تشریف لائے ہوں وہ اپنے ایسے حالات جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ تعلق رکھتے ہوں تحریر کرکے دفتر تالیف میں پہنچا کر ممنون فرمائیں؛ ناظر تالیف و تصنیف

قابل توجہ سکرٹری صاحبان مال جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل جماعتوں کی طرف سے مالی سال رواں میں کوئی رقم چندہ کی وصول نہیں ہوئی۔ حالانکہ ان جماعتوں کے سکرٹری صاحبان مال کو متعدد دفعہ توجہ دلائی گئی۔ لیکن کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ لہذا اس اعلان کے ذریعہ ان جماعتوں کے سکرٹری صاحبان مال کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے۔ کہ چونکہ مالی سال ۳۰ اپریل ۱۹۳۸ء کو ختم ہو رہا ہے۔ اس لئے اپنی اپنی جماعت کے دوستوں سے ان کے واجب الادا بقایا جات اس ماہ کی ۲۵ تاریخ تک وصول کرکے مرکز میں بھجوا دیں۔ اور اگر ان مقامات میں سے کسی جماعت کے دوست تبدیل ہو گئے ہوں اور ان کی تبدیلی کی وجہ سے اب وہ جماعت نہ رہی ہو۔ تو ایسے دوستوں کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ فوری طور پر اس امر کی اطلاع نظارت بیت المال میں بھجوا دیں تاکہ اس جماعت کو آئندہ ریکارڈ پر نہ رکھا جائے۔ اور جہاں یہ دوست تبدیل ہو گئے ہوں۔ اس امر سے اطلاع دیں۔ کہ کس جماعت میں شامل ہو گئے ہیں۔ اور اگر کسی انسپکٹر صاحب بیت المال کو یا کسی دوست کو یا کسی نزدیک کی جماعت کو علم ہو۔ کہ ان مقامات میں اس وقت کوئی جماعت موجود ہے یا نہیں۔ تو وہ بھی اس سے اطلاع دیں؛

فہرست جماعت ہائے احمدیہ جن کی طرف سے سال رواں میں کوئی رقم وصول نہیں ہوئی

ضلع گورداسپور:- (۱) بازید چک (۲) علیوال جٹاں لنگر وال (۳) غزنی پور (۴) ڈلہ (۵) دھرم سالہ (۶) کھینگی بانگر (۷) نادون (۸) کوٹلہ گجراں (۹) لجنہ اماء اللہ فیض اللہ چک (۱۰) دیوانی وال کلاں؛ **ضلع سیالکوٹ**:- (۱) بدوملہی (۲) میانہ ڈوگراں (۳) صابو بھڈیار (۴) کوٹ کوڑا؛ **ضلع امرتسر** (۱) بھسہ (۲) چک سکندر مجیٹھ؛ **ضلع لاہور**:- (۱) کوٹ رادھاکشن؛ **ضلع لائلپور**:- (۱) کھیوہ چک نمبر ۱۴۶ (۲) چک نمبر ۲۵۷ (۳) چک نمبر ۳۴۴ (۴) چودہری والا چک نمبر ۱۰۸ (۵) چک ۱۴ ج ب؛ **ضلع شاہپور سرگودہ**:- (۱) جھاوریاں (۲) بھابڑہ (۳) چک ۱۲۴ ج ب۔ **ضلع ہزارہ**:- (۱) بالاکوٹ **ضلع پشاور**:- (۱) صوابی زیدہ (۲) ٹوپی۔ **ضلع ملتان**:- (۱) بستی احدیاں گوکھوال (۲) رہانہ ساہو (۳) چک ۱۰/۱۲ R (۴) چک ۳۶ (۵) ڈیرہ نواب (۵) چک ۵۹/۴R (۶) چک ۱۸۵/۷R؛ **ضلع منٹگمری** (۱) نور شاہ۔ **ضلع فیروزپور** (۱) ملال والا (۲) میکلوڈ گنج **ضلع شیخوپورہ** (۱) لجنہ شاہدرہ (۲) چک دھینا دہ۔ **ضلع جالندہر** (۱) کوٹلی مغلاں **ضلع ہوشیارپور** (۱) گڑھ شنکر (۲) بھیندہ **ضلع لدھیانہ**:- (۱) ملود (۲) چنگن (۳) سلانے وال (۴) رواڑ شیرپور۔ **پٹیالہ سٹیٹ**:- (۱) بنوڑ **حلقہ دہلی و شملہ**:- (۱) فتح آباد (۲) کلانور۔ **ریاست کشمیر**:- (۱) ٹانمنا کوٹ (۲) بھدرواہ (۳) کرناہ (۴) گوئی منگوٹ سوناگلی درہ شیر خان (۵) مانڈوجین (۶) پانپور (۷) ہفیر یڈہ (۸) چک ایمرچ براز لو۔ **سندھ** (۱) چک ۲۴ راوتیانی (۲) جاگیر مرزا (۳) باندی (۴) جھڈو **یو پی**:- (۱) صالح نگر (۲) قائم گنج (۳) مراد آباد (۴) سکرا۔ **بہار اڑیسہ** (۱) منگریا مکان سورائی (۲) کرڑا باسوریو **حلقہ بمبئی** (۱) بلگام **حلقہ دکن** (۱) نندیر **حلقہ میسور** (۱) ننگڑھ **بیرون ہند** (۱) جدہ (۲) قاہرہ (۳) مارشیس (۴) جنجہ (۵) بمبو (۶) ڈڈوما ٹوکیو؛

ناظر بیت المال قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۴ صفر ۱۳۵۷ ہجری

مہاشہ راجپال کی عبرتناک موت کی تلخ یاد

70

مہاشہ راجپال کی موت جن حالات میں واقعہ ہوئی تھی۔ چاہیئے۔ تو یہ تھا۔ کہ مرور زمانہ ان پر جو پردہ ڈالتا جارہا ہے اسے سرکایا نہ جاتا۔ تاکہ ان کی یاد قلوب سے مٹ جاتی۔ اور وہ ناسور بھر جاتے۔ جو مسلمانوں کے قلوب میں راجپال نے پیدا کئے تھے۔ لیکن افسوس کہ آریہ اخبار "پرتاپ" نے نو سال کے بعد اب پھر ان زخموں کو کریدنے کی کوشش کی ہے۔ اور "پیارے بھائی کی یاد" میں نمائشی آنسو بہاتے ہوئے اس قسم کا زہر اُگلا ہے۔ جو خطرناک نتائج پیدا کرسکتا ہے:۔

"پرتاپ" کے مہاشہ کرشن جی نے مہاشہ راجپال کی موت پر فخر کا اظہار کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

"اس (موت کے) رنج میں فخر بھی شامل ہے۔ کیونکہ میرے بھائی نے دھرم کے لئے اپنا جیون بلیدان کیا تھا"۔

پھر لکھا ہے:۔

"وہ (راجپال) بہت خوش قسمت تھے زندگی میں کامیاب رہے۔ جس کسی کو ان سے واسطہ پڑا۔ ان کا مداح بن گیا۔ موت کے لحاظ سے وہ اور بھی خوش قسمت نکلے۔ انہیں وہ موت ملی۔ جس کے لئے لوگ ترستے ہیں۔ اور جو خاص خاص اشخاص کو ملتی ہے۔ ان کی موت ایک شہید کی موت تھی"۔

"وہ بڑے آدمی تھے نہ لیڈر لیکن انہیں وہ موت نصیب ہوئی۔ جس پر بڑے بڑے آدمی رشک کریں"۔

"آج جبکہ ان کی برسی ہے۔ میں اپنے پریم اور ساتھ ہی شردھا کے پھول ان کی یاد کی بھینٹ کرتا ہوں۔ جب تک آریہ سماج موجود ہے۔ ان کا نام اس کے اتہاس میں سنہری اکھشروں میں انکت رہے گا۔ ان کا نام امر ہوگیا آج لوگ تعصب کی وجہ سے ان کی قدر جانیں۔ یا نہ۔ لیکن آنے والی نسلیں فخر ان کے نام پر شردھا کے پھول چڑھائینگی"۔

یہ الفاظ ایک ایسے شخص کے متعلق استعمال کئے گئے ہیں جس نے دنیا کے کئی کروڑ انسانوں کے ہادی۔ اور راہ نما کی شان میں بے حد گستاخی کی۔ اور نہایت ہی دل آزار اور گندے الفاظ استعمال کرکے کروڑوں انسانوں کے دل دکھائے۔ اور انہیں سخت اشتعال دلایا حتی کہ ایک جوشیلے نوجوان نے جو اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکا۔ اس بات کی کوئی پرواہ نہ کرتے ہوئے کہ دنیا کا قانون اس کے ساتھ کیا سلوک کریگا اس کا خاتمہ کر دیا۔

ایسے شخص کی یاد کو تازہ کرنا اور اس کی موت پر فخر کرنا اسے خوش قسمت بتانا۔ اور اس کی موت کو شہید کی موت قرار دینا ظاہر کرتا ہے۔ کہ مہاشہ کرشن جی چاہتے ہیں۔ کہ راجپال کے سے لوگ آریوں میں آئندہ بھی پیدا ہوتے رہیں۔ جو مسلمانوں کے خرمن امن و سکون کو اپنی بدکلامی اور بدگوئی سے برباد کرتے رہیں۔ اور اس طرح ہندو مسلمانوں میں ناچاقی اور رنجش کی خلیج کو بڑھاتے رہیں اگر یہ نہیں۔ تو بتایا جائے راجپال نے اور کونسا کارنامہ سرانجام دیا۔ یا کونسا قلعہ فتح کیا۔ جس کے لئے اس کی موت قابل فخر بن گئی۔ اور اسے شہید قرار دیا جارہا ہے رنگیلیوں۔ بدزبانیوں۔ افترا پردازیوں اور کذب بیانیوں سے پر بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف ایک کتاب فروش کا ٹکے کمانے کے لئے کسی بدباطن اور بدکردار سے لکھا کر کتاب شائع کر دینا کونسی بڑی بات ہے۔ کہ راجپال کو اس بنا پر قابل تعریف قرار دیا جائے ان حالات میں اس کی تعریف کرنے کا مطلب یہی ہے۔ کہ اس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں بدزبانی کرکے مسلمانوں کی جو دل آزادی کی۔ اس کا سلسلہ آریوں کو جاری رکھنا چاہیئے:۔

آریوں کی طرف سے ایک عرصہ سے یہ فتنہ جاری ہے۔ ایک کے بعد دوسرا دوسرے کے بعد تیسرا اور چوتھا اٹھتا ہے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف بدزبانی کرکے مسلمانوں میں کہرام مچا دیتا ہے۔ اس سلسلہ کے جاری رہنے کی وجہ صرف یہ ہے۔ کہ آریہ ایسے لوگوں کی تعریف و توصیف کرکے ان کو شہید قرار دے کر ان کی موت کو کامیاب موت بتاکر نئے سے نئے فتنہ پرداز پیدا کرتے رہتے ہیں۔ افسوس کہ "پرتاپ" کے مہاشہ کرشن نے جانتے بوجھتے اسی فعل کا ارتکاب کیا۔ اور ظاہر یہ کیا ہے کہ گویا انہوں نے راجپال کے متعلق اپنی دوستی کا حق ادا کیا ہے۔ حالانکہ یہ بھی کوئی حق دوستی کی ادائیگی ہے کہ لکھ دیا جائے۔ فلاں نے میرے ساتھ فلاں وقت یہ سلوک کیا۔ یہ خدمت کی۔ یہ فائدہ پہونچایا۔ بتانا تو یہ چاہیئے تھا۔ کہ اس کی موت کے بعد اس کے لواحقین کے ساتھ خود کیا سلوک کیا۔ ان کی کیا خدمت کی۔ مگر مہاشہ جی نے اس کے متعلق کوئی اشارہ تک نہیں کیا۔ اور کر بھی کیونکر سکتے تھے:۔

راجپال کے پسماندگان کی جو عبرتناک حالت ہوئی۔ اس کا اندازہ اسی سے لگایا جاسکتا ہے۔ جو کہ کچھ عرصہ ہوا۔ اخبارات میں راجپال کی ایک لڑکی کے متعلق شائع ہوا تھا۔ مگر کیا مجال کہ مہاشہ جی کے کان پر کبھی جوں بھی رینگی ہو۔ مہاشہ راجپال کی عبرتناک موت کے بعد اس کے گھر کی اس قسم کی حالت کے متعلق بجا طور پر کہا جاسکتا ہے۔ کہ یہ وبال ہے۔ اس ظلم کا جو راجپال نے پاکوں کے سردار محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات پر گندے الزام لگا کر کیا:۔

غرض راجپال کی موت قطعاً اس قابل نہیں۔ کہ کوئی شریف انسان اس پر فخر کرسکے۔ اور نہ وہ اس قابل ہے کہ اس کا ذکر کیا جائے۔ بلکہ وہ جس قدر خاک گمنامی میں نہاں ہوجائے۔ اتنا ہی اچھا ہے:۔

احرار کو مباہلہ کا چیلنج

کچھ عرصہ ہوا۔ احرار نے مباہلہ کے بہانہ سے جماعت احمدیہ کے خلاف جو فتنہ اٹھایا تھا۔ وہ اکثر لوگوں کو ابھی تک یاد ہوگا۔ اس وقت ظاہر تو یہ کرتے تھے۔ کہ وہ جماعت احمدیہ سے مباہلہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن دراصل ان کی غرض یہ تھی۔ کہ قادیان میں بہت سے لوگوں کو جمع کرکے جھگڑا اور فساد پیدا کریں۔ کیونکہ وہ مباہلہ سے متعلق ضروری شرائط تو طے نہیں کرتے تھے۔ اور یہ شور مچاتے تھے۔ کہ ان سے مباہلہ کرلیا جائے۔ احرار کے اس ادعائے باطل کی حقیقت اگرچہ اسی وقت کھل گئی تھی۔ تاہم اس وقت تک کئی مواقع احرار کو گھر تک پہنچانے کے پیدا ہوچکے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں اتحاد ملت کے ایک جلسۂ عام میں ایک اتحادی لیڈر نے تقریر کرتے ہوئے مولوی عطاء اللہ کو چیلنج کیا۔ کہ "وہ بھی اپنے بچوں کے ساتھ آئیں۔ اور میں بھی اپنے بال بچوں کے ساتھ مباہلہ کے لئے نکلتا ہوں۔ حق و باطل کا فیصلہ ہوجائے گا" (زمیندار ۵ اپریل) لیکن اس پر کسی احراری نے چوں تک نہیں کی۔ اگر وہ اپنے آپ کو حق پر سمجھتے ہیں

الکتاب والحکمۃ

بعض مضامین کے متعلق قرآن مجید سے استدلال

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

(۱۳۸) دنیا میں اجر اور آخرت میں محرومی

کفار بھی نیکیاں کرتے ہیں خدا تعالےٰ فرماتا ہے ان کا بدلہ ہم اس دنیا میں دے دیتے ہیں۔ اور وہ یہیں ان کا فائدہ اٹھا لیتے ہیں۔ اذھبتم طیبٰتکم فی حیاتکم الدنیا و استمتعتم بھا (احقاف) اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ گو نیکی ایک ہی طرح کی ہو۔ اور عمل برابر ہو۔ مگر دنیا دار اور مومن کی نیت میں فرق ہوتا ہے۔ دنیا دار دنیا کے دکھاوے اور دنیا کے خوش کرنے اور اپنے دنیاوی فائدہ کے لئے نیکیاں کرتا ہے۔ اس لئے ان کا اجر دنیا میں ہی پا لیتا ہے۔ لوگوں کی طرف سے بھی واہ وا ہو جاتی ہے۔ معاوضہ بھی مل جاتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ بھی اس کی نیکی کا بدلہ اپنی عادت کے مطابق دنیا میں ہی بہت بڑھا چڑھا کر دے دیتا ہے۔ مگر آخرت میں اس کے لئے محرومی ہے ؛

(۱۳۹) مومن با مذاق ہوتا ہے

یتنازعون فیھا کاساً لا لغوٌ فیھا ولا تاثیم (طور) مومن سڑیل اور خشک نہیں ہوتا۔ بلکہ بے تکلف با مذاق لطیفہ گو اور بذلہ سنج ہوتا ہے۔ البتہ اس میں بے ہودگی اور خباثت نہیں ہوتی ؛

(۱۴۰) آسمان حملے کریگا کھینچ کر اپنی کٹار

میں جب فاذا انشقت السماء فکانت وردۃً کالدھان (رحمٰن) پڑھتا ہوں تو معاً مجھے یہ مصرع حضور علیہ السلام کا یاد آ جاتا ہے ؎

آسمان حملے کریگا کھینچ کر اپنی کٹار

(۱۴۱) رہبانیہ کے متعلق

ورھبانیۃ ن ابتدعوھا ما کتبنٰھا علیھم الا ابتغاء رضوان اللّٰہ فما رعوھا حق رعایتھا فاٰتینا الذین اٰمنوا منھم اجرھم وکثیرٌ منھم فاسقون (حدید) اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ رہبانیت کو ہم نے ان پر فرض نہیں کیا تھا۔ بلکہ رضائے الہیٰ کے حصول کے لئے وہ خود اس پر بطور نوافل کے عمل کرتے تھے۔ مگر نقص یہ پیش آیا۔ کہ انہوں نے رہبانیت کی صحیح رعایت نہ کی۔ بلکہ افراط تفریط میں پڑ گئے۔ اس سے رہبانیت کی مذمت اور انکار نہیں نکلتا۔ بلکہ خدا نے تو فرمایا ہے کہ اگر صحیح طور پر حق رہبانیت ادا کرتے تو خدا راضی ہو جاتا۔ اور اس نے ایماندار لوگوں کو رہبانیت کا اجر بھی دیا۔ لیکن بعض لوگوں نے اس رہبانیت کو ہی دنیا کمانے کا ذریعہ بنا لیا۔ سو اگر کوئی شخص افراط تفریط سے بچے۔ رہبانیت کا حق ادا کرے۔ یعنی بطور مشق نفس اسے عمل میں لائے۔ اور دل کو دنیا میں نہ لگائے اور کم سے کم تعلق دنیا سے رکھے۔ تو اس کو بھی اجر ملے گا۔ بے شک انہوں نے یہ طریقہ خود ایجاد کیا تھا۔ مگر کیا ہر انسان رضائے الہیٰ کے کئی کئی طریقے خود ایجاد نہیں کرتا رہتا۔ یہ بھی ایک نیک ایجاد تھی۔ مگر چونکہ بعض لوگ اعتدال اور حدود شریعت سے گزر جاتے تھے۔ اس لئے ان کو اس سے نقصان بھی پہنچا ورنہ نیت اچھی ہو۔ اور تقوے سے نبھائی جائے۔ اور جہاں منع ہو وہاں انسان رک جائے۔ تو اس حالت میں اس کی مذمت نہیں معلوم ہوتی۔ اور لا رھبانیۃ فی الاسلام کے معنی بھی یہی ہیں۔ کہ رہبانیت اسلام میں فرض نہیں ہے ؛

(۱۴۲) ولی کسے کہتے ہیں؟

یہ سوال ہمیشہ پوچھا جاتا ہے۔ جواب یہ ہے کہ ہر مومن اور متقی ولی ہے کیونکہ واللّٰہ ولی المتقین اور واللّٰہ ولی المومنین سے یہی نتیجہ نکلتا ہے لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ لوگ شائد ولی کی علامات پوچھتے ہیں۔ جس سے پتہ لگ جائے کہ آیا ہم میں بھی کچھ ولایت آ گئی یا نہیں سو حسب ذیل نشانات قرآن نے ولیوں کے بیان کئے ہیں :

(۱) ان کو نہ خوف ہو نہ غم۔ خوف آئندہ کا اور غم گزشتہ کا۔

(۲) وہ مومن مشہور ہوں اور واقعی ایسے ہی ہوں۔ یعنی ان کے اعمال اور طرز زندگی مومنانہ ہو۔

(۳) وہ متقی مشہور ہوں لوگ جانتے ہوں کہ یہ شخص خدا کا خوف اپنے دل میں رکھتا ہے۔ اور وہ شخص بھی اپنے دل میں خدا کی خشیت محسوس کرتا ہو ؛

(۴) ان کو خدائی بشارات دنیاوی امور میں بھی اور آخرت کے متعلق بھی ملتی ہوں۔

(۵) ان کو ایک معرفت حاصل ہو جس سے وہ نور و ظلمت میں تمیز اور غلط و صحیح میں فرق کر لیتے ہوں۔ اور ان کی بصیرت روحانی امور میں دوسروں سے زیادہ ہو۔ اب پڑھئے۔

الا ان اولیاء اللّٰہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔ الذین اٰمنوا وکانوا یتقون۔ لھم البشریٰ فی الحیوٰۃ الدنیا وفی الاٰخرۃ (یونس) اللّٰہ ولی الذین اٰمنوا یخرجھم من الظلمات الی النور (بقرہ)

(۱۴۳) سابقون الاوّلون

محض اول ہونا یعنے سبقت زمانی بھی ایک بڑی فضیلت ہے۔ یوں تو ہمیشہ پہلوں کو مصائب بھی زیادہ آتی ہیں۔ مگر نہ آئیں تب بھی وہ اسی پر محض اول ہونے کی وجہ سے فضیلت رکھتے ہیں۔ لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل اولٰئک اعظم درجۃً من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا (حدید) یعنی فتح مکہ سے پہلے خرچ کرنے والے اور جہاد کرنے والے درجہ میں ان لوگوں سے بہت بالا ہیں جنہوں نے فتح مکہ کے بعد مالی امداد دی اور جہاد کیا۔ کئی سال گزرے اس مسئلہ کی صداقت مجھ پر عملی طور پر منکشف ہوئی۔ ہم کئی لوگ ایک دفعہ قادیان کسی جلسہ سے واپس جا رہے تھے۔ کہ بٹالہ پر سیکنڈ کلاس گاڑی میں بسبب ہجوم کے بہت تنگی ہو گئی یہاں تک کہ ہم میں سے بعض کو اوپر کے برتھ پر اسباب کے بنڈلوں میں پھنس کر بیٹھنا پڑا۔ اور بعضوں کو بیت الخلاء کے آگے کھڑا ہونا پڑا۔ اس وقت اوپر والے صاحب نے کہا کہ میر صاحب کوئی بات کریں۔ میں نے کہا۔ کہ میں السابقون الاولون من المھاجرین والانصار کی آیت کی تفسیر کر رہا ہوں فرمانے لگے کس طرح۔ میں نے کہا کہ دیکھئے ہم نے اور ان سب لوگوں نے برابر کرایہ ادا کیا ہے۔ لیکن کئی ان میں سے آرام کے ساتھ گدوں پر بیٹھے ہیں بعض نیچے کھڑے ہیں۔ اور آپ تو چھت پر ہی معلق ہیں۔ ان لوگوں میں سے کچھ تو پچھلے سٹیشنوں سے آ رہے ہیں وہ بہترین جگہوں کے مالک بنے ہوئے ہیں۔ پھر کچھ لوگ ہمارے ساتھ ہی بٹالہ سے چڑھے۔ مگر جو پہلے چڑھ گیا۔ وہ اچھی جگہ لے گیا۔ اور جو پیچھے گھسا وہ کھڑا رہ گیا۔ اور جو سب میں پیچھے آیا وہ اسباب کی طرح اوپر ٹھونس دیا گیا۔ حالانکہ سب نے کرایہ برابر دیا ہے۔ صرف فرق پہلے پیچھے آنے کا ہے۔ سو یہی حال خدا کے ہاں بھی ہے۔ ٹکٹ کی قیمت برابر بھی ہو تو پہلے آنے والا بہترین سیٹ لے لیتا ہے یہی وجہ مہاجرین کی جماعت کو انصار پر ... فضیلت کل ملی ہے ؛

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض

یُقِیْمُ الشَّرِیْعَۃَ وَ یُحْیِ الدِّیْنَ

اسلام عالمگیر مذہب ہے۔ اپنی اعلےٰ تعلیم کی وجہ سے انسان کی کامل رہنمائی کرتا ہے۔ اور کسی جہت سے بھی ناقص نہیں انسان کی پیدائش سے لے کر اس کی موت تک مختلف لحاظ سے اس کی ربوبیت ایسے طور سے کی ہے۔ کہ دیگر تعلیموں میں یہ کمال اور خوبی نظر نہیں آتی۔ چونکہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے۔ اور اس نے رہتی دُنیا تک باقی رہنا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ تمام دُنیا کو یہ پیغام پہونچا دیا۔ کہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ یعنی میں نے یہ فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ مذہب اسلام اب قیامت تک جاری وساری رہے گا۔ اس لئے اس کی حفاظت کا سامان میں نے خود اپنے ذمہ لیا ہے۔ تا یہ کلام فنا اور عدم کے خطرہ سے بالا رہے ؛

دُنیا میں بھی ہم اس قانون کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ کہ وہ اشیاء جن کی حفاظت اللہ تعالےٰ کو قیامت تک مقصود ہے۔ ان کی حفاظت اس نے اپنے ذمہ لی ہوئی ہے۔ مثلاً سورج۔ چاند۔ ستارے اور اس قسم کی دوسری اشیاء جن کا قیام نظام عالم کے ساتھ ساتھ ہے۔ یہ تمام اشیاء اللہ تعالےٰ کے تصرف میں ہیں ان کی حفاظت وہی فرماتا ہے۔ لیکن وہ اشیاء جن کا بقاء قیامت تک ضروری نہیں اور کچھ عرصہ کے بعد ان پر فنا کی حالت وارد ہو جاتی ہے۔ ان کی حفاظت اللہ تعالےٰ نے اپنے ذمہ نہیں لی۔ بلکہ انسان کے تصرف میں رکھی ہے۔ اس اصل کے ماتحت قرآن مجید سے پہلی جس قدر تعلیمیں تھیں چونکہ ان کا قیام قیامت تک نہیں تھا۔ اور وہ ایک محدود وقت اور معین زمانہ تک تھیں۔ اس لئے ان کی حفاظت انسان کے سپرد کی گئی۔ لیکن قرآن مجید کی پاک تعلیم کو چونکہ دوام دیا گیا ہے اور قیامت تک اس کو ممتد کیا گیا ہے۔ اس لئے اس کی حفاظت اللہ تعالےٰ نے اپنے ذمہ رکھی ؛

اللہ تعالےٰ نے اسلام اور قرآن مجید کی تعلیم کی حفاظت کا ایک زبردست طریق یہ مقرر فرمایا۔ کہ ہر سو سال کے بعد وہ ایک مجدد مبعوث فرماتا ہے۔ جو اسلام کی صحیح تعلیم دُنیا کے سامنے پیش کرتا۔ اور غلط عقائد اور تعلیم کو مٹاتا ہے بعینہٖ اسی طرح جس طرح کہ ایک باغ لگایا گیا ہو۔ اور اس کی دائمی حفاظت اور سرسبزی اور شادابی کے لئے ہر زمانہ میں ایسے باغبان مقرر کر دیئے جائیں۔ جو اس کی ہر طور پر حفاظت کریں اور اس کے شیریں ثمرات کو بیرونی و اندرونی وباؤں سے بچائیں ؛

اسلام کے بار آور اور اس کے مثمر باغ کی حفاظت۔ اس کی تر و تازگی اور شادابی کے لئے اللہ تعالےٰ نے یہ طریق مقرر فرمایا ہے کہ ہر زمانہ میں اپنے کسی برگزیدہ انسان کو بطور مصلح اور مجدد کے مامور کرتا ہے۔ جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علےٰ راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا (ابوداؤد جلد ۲) کہ اللہ تعالےٰ اس امت مسلمہ کی اصلاح کے لئے ہر صدی کے شروع میں ایک ایسا انسان مبعوث کیا کرے گا۔ جو تجدید دین کا کام کرے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشاد کے مطابق ہر زمانہ میں مجددین اور مامورین کا سلسلہ جاری ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کی نصرت اور اس کی تائید سے تجدید دین کا کام سرانجام دیتے ہیں ؛

جب کبھی ایسا وقت آتا ہے جس میں لوگ اسلام کی تعلیم سے دور جا پڑتے اور اسے فراموش کر دیتے ہیں۔ قرآن مجید کی تعلیم کو بھلا دیتے۔ اور اس پر عمل کرنا ترک کر دیتے ہیں۔ اور ظھر الفساد فی البر والبحر کا نقشہ چھا جاتا ہے۔ کہ دُنیا میں ہر طرف فسق و فجور کی ایک رو چل پڑتی ہے۔ نیک امور کی طرف توجہ کم ہو جاتی۔ اور برائیوں پر فخر کیا جاتا ہے۔ عملی زندگی میں شریعت کے احکام کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ اور دہریت اور الحاد کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ تو ایسے زمانہ میں اللہ تعالےٰ اپنے وعدہ کے مطابق کسی برگزیدہ انسان کو مبعوث فرماتا ہے۔ اور اس کے ذریعے اسلامی شریعت کا احیاء عمل میں آتا ہے۔ وہ مامور انسان ہدایت سے دُور افتادہ لوگوں کو صراط مستقیم کی طرف لاتا اور شریعت کے احکام کو پھر جاری کرتا ہے۔ وہ اپنے عملی نمونے سے اس امر کو ظاہر کرتا ہے کہ اصل کامیابی کا طریق اللہ تعالےٰ کے احکام کی اطاعت اور اس کی فرمانبرداری ہے۔ اور عملی زندگی کے ہر پہلو میں اس کی رضاء کو مدنظر رکھنا زندگی کے اصل مقصد کو حاصل کرنا ہے ؛

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مندرجہ بالا ارشاد کے ماتحت اس زمانہ میں بھی جبکہ فسق و فجور عام پھیل گیا۔ اور شریعت اسلامیہ سے لوگ روگرداں ہو گئے۔ تو اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ کے مجدد اعظم و مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمدؑ کو مبعوث فرمایا۔ تا کہ آپ کے ذریعہ تجدید دین کا کام ہو۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم جسے لوگوں نے فراموش کر دیا تھا۔ دُنیا میں پھر رائج ہو ؛

مخبر صادق آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آج سے چودہ سو سال پیشتر یہ عظیم الشان پیشگوئی فرمائی تھی۔ کہ لوکان الایمان معلقًا بالثریا لنالہ رجل من ابناء فارس (مشکوٰۃ)۔ کہ اگر اس زمانہ (مسیح موعود) میں ایمان ثریا پر بھی چلا گیا ہوگا۔ تو وہ فارسی الاصل انسان اسے دوبارہ دُنیا میں لا کر رائج کرے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں بھی اللہ تعالےٰ نے متعدد بار آپ کے اس عظیم الشان کام کا ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ آتا ہے یقیم الشریعۃ ویحیی الدین ولوکان الایمان معلقًا بالثریا لنالہ (تذکرہ ۱۵۱) کہ آپ شریعت کو قائم کریں گے اور دین اسلام کو زندہ کریں گے۔ اور اگر ایمان ثریا پر بھی چلا گیا ہوگا تو اسے واپس لائیں گے ؛

ملک محمد عبد اللہ مولوی فاضل قادیان۔

"کہ تا" کی ایک اور سند

از جناب مالک رام صاحب۔ ایم۔ اے

پارسال میں نے الفضل میں ایک مختصر مضمون کے ذریعہ معترض کے اس اعتراض کا جواب دیا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ایک شعر میں "کہ تا" کی جو ترکیب استعمال کی ہے وہ مخل فصاحت ہے میں نے جواب میں محمد سعید اشرف ماژندرانی کا ایک شعر اور اردو میں ذوق اور غالب کے دو شعر پیش کئے تھے جن میں ان حضرات نے "کہ تا" کی ترکیب استعمال کی ہے پچھلے دنوں میں حکیم مومن خان مومن دہلوی کا فارسی دیوان دیکھ رہا تھا۔ وہاں ایک نعتیہ قصیدہ میں یہی ترکیب نظر آئی۔ فرماتے ہیں ؎ تو آں شجاعِ زمانی کہ تا کشی شمشیر۔ باضطراب درآید اجل زخویش بکار

میں اسی سلسلہ میں ایک اور اعتراض کا جواب بھی دے دینا چاہتا ہوں۔ میرے گزشتہ مضمون کے جواب میں لکھا گیا تھا۔ کہ ہمیں "کہ تا" کی ترکیب پر تو کوئی اعتراض نہیں ہمیں تو یہ اعتراض ہے کہ جب وہ شخص برہنہ ہوگا۔ اور اس کے پاس ازار ہی نہ ہوگا۔ تو وہ ازار بند کیسے باندھ سکتا ہے برہنہ کے لئے ازار بند باندھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔ الحمد للہ کہ معترض کو اپنے پہلے اعتراض کی غلطی کا احساس ہوا۔ حالانکہ آج تک اعتراض "کہ تا" کی ترکیب پہ ہوتا رہا ہے۔ نہ کہ ازار کے استعمال پر

ہندوستان کے مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

مرتبہ نظارت دعوۃ و تبلیغ

اوبل سٹیٹ

مولوی عبدالمالک خان صاحب مبلغ یو۔پی ۷ اپریل کو یہاں تشریف لائے بذریعہ منادی جلسہ کے لئے پبلک کو آگاہ کیا۔ رات کو مولوی صاحب کی تقریر سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم پر ہوئی جس کو لوگوں نے بہت پسند کیا۔ دوسرے دن آپ نے اسلام کی خصوصیات۔ توحید اور خدا کی ہستی کا ثبوت۔ اچھے پیرایہ میں بیان کیا۔ جلسہ میں کثرت ہندو صاحبان کی تھی۔

خاکسار۔ غلام عباس

پونچھ

مولوی محمد حسین صاحب مبلغ پونچھ تحریر کرتے ہیں۔ کہ ماہ مارچ میں سلواہ سوناگلی۔ چوئی۔ نندیری۔ بھر موچ۔ درہ شیر خاں۔ بھابڑہ۔ تتاپانی۔ بھک درہ۔ ڈونجہ۔ منکوٹ۔ ٹائیں۔ سلوتری ۱۳ مقامات کا تبلیغی دورہ کیا۔ بعض مقامات کے غیر احمدیوں نے دوبارہ مسائل کی تحقیقات کی خواہش کی اور بعض جگہ مناظرہ کیلئے طور دوبارہ جانا پڑا خدا کے فضل سے یہ دورہ بہت کامیاب ہا۔ سینکڑوں نفوس کو پیغام حق پہونچایا گیا۔ بیسیوں نفوس کو اللہ تعالےٰ نے احمدیت کے بہت قریب کر دیا ہے۔ ۹ نفوس احمدیت سے مشرف ہوئے۔ اللھم زد فزد بعض مقامات پر تعلیم و تربیت کی غرض سے قیام کر کے احباب کو مسائل کی تلقین کی گئی۔ اور تبلیغ کے لئے توجہ دلائی گئی۔

کراچی

مولوی عبدالقادر صاحب کراچی سے تحریر کرتے ہیں۔ ماہ مارچ میں کئی ہزار کی تعداد میں تین ٹریکٹ بعنوان "حجاج بیت اللہ سے خطاب" افضل الرسل۔ جماعت احمدیہ کی تعلیم اور جہاد تقسیم کئے گئے انفرادی تبلیغ کے سلسلہ میں ۱۰۵ نفوس سے ملاقات کر کے تبلیغ حق کی گئی۔ اس عرصہ میں تین پبلک لیکچر بھی ہوئے۔ دو مولوی صاحب نے اور ایک حاجی عبدالکریم خان صاحب نے دیا۔ جماعت میں تعلیم و تربیت کے کام کے علاوہ "وفات مسیح" کے عنوان پر انصار اللہ کو نوٹ لکھائے۔ اور دوسری میٹنگ میں ان سے متعدد مضامین پڑھوا کر دلا کر تقریر کی مشق کرائی گئی۔

سندھ

مولوی محمد مبارک صاحب مبلغ سندھ تحریر کرتے ہیں۔ ماہ مارچ میں احمدی بچوں کی تعلیم و تربیت کے ضمن میں درس و تدریس کے علاوہ فرداً فرداً ملاقات سے ۲۰ نفوس تک پیغام حق پہونچایا گیا اور مفصل تبلیغی گفتگو ہوئی۔ اور عرصہ زیر رپورٹ میں اسٹیشن باندھی۔ نوشہرہ فیروز۔ نواب شاہ۔ پڈیدان مقامات کا دورہ کیا۔ اور اثنائے سفر میں تبلیغی ٹریکٹ بزبان اردو و سندھی تقسیم کئے۔

مولوی محمد صالح صاحب تحریر کرتے ہیں۔ کہ سندھی لٹریچر کے تقسیم کرنے اور معززین علاقہ سے بہم ملاقات کے ذریعہ تبلیغ کرتے رہنے سے بفضلہ تعالےٰ اب امید افزا حالات پیدا ہو رہے ہیں بعض معززین نے عرصہ زیر رپورٹ میں خود ہمارے پاس پہونچ کر بغرض مطالعہ ہمارے لٹریچر کی فرمائش کی۔ بعض نفوس نے اپنے پاس بلا کر مختلف مسائل پر مزید روشنی حاصل کی۔ بعض مقامات کے احمدی احباب بوجہ یہاں کی جماعتوں کے دور رہنے سے کسی حد تک بے تعلق ہو چکے تھے۔ الحمد للہ کہ ان سے ملاقات کر کے اخبار الفضل کا اجراء کرایا گیا۔ اور چندوں کی وصولی کا انتظام کیا گیا۔

اڑیسہ

مولوی عبدالغفور صاحب کیرنگ (اڑیسہ) سے تحریر کرتے ہیں۔ کہ ماہ مارچ میں انہوں نے پوری۔ سکندرپرشاد کیرنگ۔ کرڑاپلی۔ تگریا۔ بنگالی مقامات کا دورہ کیا۔ احمدیوں کی مالی و تربیتی تنظیم کے علاوہ تبلیغی لیکچر آٹھ ہوئے بعض دیہات میں اردو زبان نہ سمجھے جانے کی وجہ سے گلاب خان صاحب احمدی ساکن کیرنگ نے اڑیہ زبان میں ترجمانی کی۔ تگریا ریاست کی رعایا کسی خاص کام کے لئے اتفاقاً جمع کی گئی تھی۔ ہمیں علم ہو گیا تو اس اجتماع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اسلام کی حقانیت پر ایک مفصل تقریر کی گئی۔ جو بفضلہ تعالےٰ بہت پسند کی گئی۔ اس دورہ میں بنگالی بستی کے ۲ نفوس داخل سلسلہ ہوئے۔ اللھم زد فزد

مالابار

مولوی عبداللہ صاحب مالاباری کنا نور سے تحریر کرتے ہیں۔ کہ ماہ مارچ میں آدھ ناڑ۔ ایلی۔ کنا نور۔ پنگاڑی۔ کالی کٹ مقامات کا دورہ کیا۔ انفرادی تبلیغ کے علاوہ ۱۶ لیکچر تبلیغی و تربیتی سلسلہ میں دیئے گئے تبلیغی لیکچروں کے عنوان وفات مسیح ناصری۔ عدم رجوع موتےٰ۔ نزول مسیح۔ مشابہت بین المسیحین۔ ابن مریم نام کی وجہ۔ علامات مسیح تھے۔ تبلیغ بذریعہ تحریر کے سلسلہ میں ۲۰۲ صفحات مضمون لکھے گئے۔ کنا نور میں احمدیہ لائبریری اور ریڈنگ روم کا افتتاح کیا گیا۔ چونکہ اس علاقہ کے لوگ اردو زبان سے ناواقف ہیں۔ اس لئے ہر جماعت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض کتب کا درس۔ اخبار الفضل کے مضامین کی ترجمانی کر کے احباب جماعت کی تربیت کی جاتی ہے۔ پنگاڑی کے چار نفوس داخل سلسلہ ہوئے۔

بنگال

مولوی ظل الرحمن صاحب بنگال سے تحریر کرتے ہیں۔ کہ ماہ مارچ میں انہوں نے کرورہ۔ برہمن بڑیہ۔ جگدیش پور۔ بارو سورائیل تاتا کاندی۔ ماجیت پور۔ کودم پور نجبر مقامات کا دورہ کیا ہے۔ جہاں جہاں احمدی احباب تھے۔ مالی۔ تربیتی تنظیم کی طرف خاص توجہ دی گئی۔ باقی مقامات میں انفرادی اور تقریری دونوں طریق سے متعدد نفوس تک پیغام حق پہنچایا گیا۔ کرورہ اور باشارو کن میں مناظرہ قرار پایا مگر غیر احمدی عوام کے آمادۂ فساد ہونے پر مقامی رؤسا نے مناظرہ بند کرا دیا۔ اور اپنے مدعو علماء کی روش پر اظہار ناراضگی کیا۔ اور ہمارے پاس آ کر متعدد سوال و جواب کے رنگ میں ازالہ شکوک کر کے اطمینان کرتے رہے۔

یو۔پی

مولوی عبدالمالک خان صاحب لکھنؤ سے تحریر کرتے ہیں۔ کہ ماہ مارچ میں ۱۵ اکس ہنود۔ ۲۱ نفوس مسلمانوں کو پرائیویٹ ملاقات کے ذریعہ تبلیغ کی گئی۔ انگریزی اردو کا تبلیغی لٹریچر مطالعہ کے لئے دیا گیا۔ نشاط گنج محلہ میں ہر اتوار کو عیسائیوں سے مختلف مسائل پر تبلیغی گفتگو ہوتی رہی۔ رسا گنج مقام میں اچھوت کے اندر تبلیغ اسلام کا کام کیا۔ ۷ نفوس داخل اسلام ہوئے۔ اللھم زد فزد

لجنہ اماء اللہ دہلی کا سالانہ جلسہ

خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے ہمارے ماہانہ اجلاس باقاعدہ ہوتے ہیں۔ یوم التبلیغ کے موقعہ پر بھی ٹریکٹ وغیرہ تقسیم کرنے کا انتظام کیا گیا۔ ہندو سکھ وغیرہ خواتین میں انفرادی طور پر تبلیغ کی گئی۔ ہمارا تبلیغی سالانہ جلسہ ۳ اپریل ۱۹۳۸ء کو منعقد ہوا۔ صدر صاحبہ نے خطبۂ صدارت پڑھا۔ اور علامات ظہور مہدی پر موثر تقریر کی۔ آپ کے بعد محترمہ سکرٹری صاحبہ نے وفات مسیح ناصری علیہ السلام پر تقریر کی۔ جو نہایت واضح اور عام فہم تھی۔ سامعین پر اچھا اثر ہوا۔ اس کے بعد مولانا مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے فاضلانہ تقریر فرمائی۔ پھر اہلیہ صاحبہ بابو غلام حسین صاحب نے صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر اپنا مضمون سنایا۔ پھر مولانا ابوالعطاء صاحب نے ایک گھنٹہ تقریر کی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ پیشگوئیاں جن پر اکثر اعتراض کئے جاتے ہیں بتائیں پھر مولانا الحاج عبدالرحیم صاحب نیر نے میجک لینٹرن کے ذریعہ تقریر کی۔ اور جماعت احمدیہ کے کارنامے دکھلائے۔ غیر احمدی مستورات نے کافی تعداد میں شمولیت فرمائی۔ [illegible]

حفظان صحت

مچھر کے خطرات!

مثل مشہور ہے۔ کہ مچھر شیر سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ گو بظاہر یہ ایک مقولہ نظر آتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ اس میں ایک گہری صداقت مستور ہے۔ جن لوگوں کو خطوط جدی و سرطان کے درمیانی علاقوں سے گہری واقفیت ہے۔ وہ اس بات کی پوری پوری تصدیق کریں گے۔ ان منطقوں کی حکومتیں بھی اس کی صداقت سے بکلی باخبر ہیں۔ چنانچہ وہ تحریروں اور تقریروں کے ذریعہ لوگوں کو مچھروں سے بچنے کی تاکید کرتی رہتی ہیں۔

بطور مثال سیام میں ایک اشتہار تقسیم کیا گیا ہے۔ جس میں ایک شیر اور ایک ملیریا کے حامل مچھر کو دکھایا گیا ہے۔ اور اس پر یہ الفاظ مرقوم ہیں۔

"مچھر شیروں سے لاکھوں گنا زیادہ خطرناک ہے"

سیام میں شیر سال میں پچاس آدمیوں کو ہلاک کرتے ہیں۔ لیکن مچھر پچاس ہزار اشخاص کا صفایا کر دیتے ہیں۔ رومانیہ میں جہاں ملیریا بکثرت پھیلتا ہے۔ حکومت لوگوں میں پمفلٹ تقسیم کرتی ہے۔ جس میں ملیریا کے خلاف جد و جہد کے اقتصادی پہلو پر زور دیا جاتا ہے۔ ایک دبلا پتلا بیمار مزدور گھاس کے ڈھیر کے سامنے بیٹھا ہوا ہوتا ہے۔ جس کے گرد مچھروں کے گروہ بھنبھنا رہے ہوتے ہیں لیکن اس کے برعکس ایک اور کاشتکار جس نے کونین استعمال کی ہوتی ہے خاموشی کے ساتھ اپنے کام میں منہمک نظر آتا ہے۔

وہ ملک جس کی آبادی ملیریا میں مبتلا رہتی ہو۔ تندرست ممالک کے مقابلہ میں اقتصادی لحاظ سے بہت کمزور ہوتا ہے۔ برطانوی ہندوستان میں ہر سال ۱۰۰،۰۰۰،۰۰۰ اشخاص ملیریا میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اور اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ اس بیماری کے باعث حکومت کو ہر سال اسی لاکھ پونڈ سٹرلنگ کا نقصان ہوتا ہے۔ ملیریا والے ملکوں کے لئے مختصر علاج کونین بہت مفید ہے۔ گذشتہ طریق ہائے علاج جن کے ماتحت مہینوں تک کونین کی خوراکیں کھانی پڑتی تھیں۔ اب متروک ہو چکے ہیں۔ اور اس کی جگہ مختصر علاج نے لے لی ہے۔ چنانچہ اس کی بدولت مزدور کسی دقت کے بغیر اپنا کام جاری رکھ سکتے ہیں۔ یہ طریق علاج جس کی لیگ آف نیشنز کا ملیریا کمیشن سفارش کرتا ہے۔ یہ ہے کہ پانچ سے سات روز تک روزانہ پندرہ سے بیس گرین کی خوراک استعمال کی جائے۔ اور بیماری کے دوبارہ پیدا ہونے کی صورت میں بھی اسی عمل کا اعادہ کیا جائے۔

بیماری کے حملے سے بچنے کے لئے حفظ ماتقدم کے طور پر ملیریا کے موسم میں روزانہ ۵ گرین کی خوراک کھانی چاہیئے۔ (لیگ آف نیشنز کا ملیریا کمیشن)

ایک احمدی ہیڈ ماسٹر کے کام کی تعریف

مسٹر آرمسٹرانگ ڈائرکٹر محکمہ تعلیم پنجاب ۶ ہر مارچ ڈسٹرکٹ بورڈ سکول کلانور ضلع گورداسپور کے معائنہ کے لئے تشریف لائے۔ جملہ معززین قصبہ نے استقبال کیا بچوں کے لگائے ہوئے باغیچے کو دیکھ کر صاحب ممدوح بہت خوش ہوئے۔ پھر چھوٹے بچوں کی بینڈ کے ساتھ ماس ڈرل ہوئی۔ جسے افسران نے بے حد پسند کیا سکول کے زراعتی فارم کے معائنہ کے بعد ڈائرکٹر صاحب نے بچوں کو انعامات تقسیم کئے۔ اور آخر پر تقریر فرمائی جس میں سکول کی کارگذاری کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔ سکول کے سامنے کا باغیچہ نہایت عمدہ ہے۔ اور عقب میں پھولوں کا نظارہ بھی نہایت خوبصورت اور دلکش ہے۔ میں نہ صرف ہیڈ ماسٹر صاحب اور ان کے سٹاف کو بلکہ ان چھوٹے بچوں کو بھی اس پر مبارکباد کہتا ہوں۔ اور ان پر ذوق۔ زندہ دل اور خوش باش بچوں کو دیکھ کر بہت خوش ہوا ہوں میں انسپکٹر صاحب کا ممنون ہوں۔ کہ وہ مجھے یہاں لائے۔

جب صاحب ممدوح جلسے کے اختتام پر واپس تشریف لے جانے لگے۔ تو اس وقت بھی شیخ انعام اللہ صاحب ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی ہیڈ ماسٹر کو مبارکباد دی اور خوشی کا اظہار کیا۔ (گلاب دین گورنمنٹ پنشنر از کلانور)

احرار کی نامرادی

سکھ اخبار شیر پنجاب ۱۰ اپریل مندرجہ بالا عنوان سے لکھتا ہے:۔

شہید گنج کے متعلق احرار نے سول نافرمانی شروع کی۔ تو اس لئے کی تھی۔ کہ اپنی گم کردہ شہرت۔ ہر دلعزیزی اور وقار کو دوبارہ حاصل کریں۔ اور اپنے مخالفوں کو لوگوں کی نگاہوں میں اس طرح گرادیں۔ جس طرح کہ انہوں نے احرار کو ۱۹۳۵ء میں گرایا تھا۔ لیکن حالات اب اس قدر تبدیل ہو گئے ہیں۔ کہ مولوی ظفر علی خاں اور میاں فیروز الدین احراب پھر برسر اقتدار آگئے ہیں۔ انہوں نے پراپیگنڈا میں احرار کو مات کر دیا ہے۔ اتحاد ملتیوں کا پراپیگنڈا کرنے والے مسلم اخبارات موجود ہیں۔ لیکن احرار کا پراپیگنڈا ہندو اخبارات کے سوا کوئی نہیں کرتا۔ اور وہ نیم دلی سے کرتے ہیں۔ اب حالت یہ ہے کہ احرار نہ تو سول نافرمانی جاری رکھ سکتے ہیں۔ اور نہ بند کر سکتے ہیں۔ جاری رکھنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ اور بند اس لئے کر نہیں سکتے کہ اتحاد ملتیوں نے بھی مقابلہ میں جاری کر دی ہے۔ احرار لیڈر اب میاں ۲

۲ فیروز دین سے کہتے ہیں۔ کہ سول نافرمانی بند کر دو۔ تو میاں صاحب فرماتے ہیں کہ پہلے احرار اپنا بوریا بستر لپیٹ کر میدان سے نو دو گیارہ ہو جائیں۔ ان کے بعد ہم بھی لپیٹ لیں گے۔ اور احرار یہ برداشت نہیں کر سکتے۔ کہ اتحاد ملتیوں کو میدان میں چھوڑ کر خود کھسک جائیں۔ تو اس سے ان کی پوزیشن بد تر ہو جائے گی۔

سول نافرمانی شروع کرتے وقت احرار کو یقین تھا۔ کہ شہید گنج نہیں مل سکتا۔ انہوں نے اعلان بھی کیا تھا۔ کہ ہم سر سکندر حیات خاں کو مشکل میں ڈالنے کے لئے ایسا کرتے لگے ہیں۔

پنجاب سٹاک اسسٹنٹوں کا نصاب تعلیم

ایسے امیدوار جو گورنمنٹ کیٹل فارم حصار میں سٹاک اسسٹنٹ کے طور پر یکم مئی ۱۹۳۸ء سے ششماہی تعلیمی نصاب مکمل کرنے کے خواہشمند ہوں۔ وہ اپنی درخواستیں پیش کر سکتے ہیں امیدوار کم سے کم اینگلو ورنیکولر مڈل جماعت کے کامیاب طلبا ہوں جہاں تک ممکن ہوگا۔ زراعت پیشہ اقوام کے امیدواروں کو ترجیح دی جائیگی ان اقوام میں ایسی جماعتیں شامل ہیں جو زرعی مزدوری بہم پہنچاتی ہیں۔ قریباً بیس امیدوار داخل کئے جائینگے نصاب مندرجہ ذیل مضامین پر مشتمل ہوگا۔

(۱) مویشیوں کی افزائش نسل

(۲) افزائش نسل کے متعلق ابتدائی واقفیت

(۳) بھیڑوں کی پرورش اور افزائش نسل

(۴) بکریوں کی پرورش اور افزائش نسل

(۵) چارہ کی کاشت اور بہم رسانی

پنجابی طلبا سے سالم نصاب کے واسطے دس روپیہ اور دوسروں سے ۳۰ روپیہ فیس لی جائے گی پنجابیوں کو ترجیح دی جائے گی۔ طلبا اپنے طعام کے متعلق انتظامات کے لئے خود ذمہ دار ہونگے۔ سول ویٹرنری محکمہ کی طرف سے ان کے قیام کا انتظام کیا جائیگا۔ نصاب کو ختم کرنے کے بعد طلبا کے لئے ملازمت کے لئے کوئی ضمانت نہیں دی جا سکتی۔ لیکن ان کے لئے ملازمت بہم پہنچانے میں ہر ممکن امداد کی جائے گی۔ سٹاک اسسٹنٹوں کی اسامیوں کے لئے ۲۵-۱-۳۵ روپیہ تنخواہ کا پیمانہ مقرر ہے۔

داخلہ کے لئے درخواستیں صاحب ڈائرکٹر ویٹرنری سروسز پنجاب لاہور کی خدمت میں ۲۰ اپریل ۱۹۳۸ء سے پیشتر پہنچ جانی چاہئیں۔

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

میڈیکل سکول امرتسر میں داخلہ

میڈیکل سکول امرتسر میں داخل ہونے کے واسطے درخواستیں دینے کی تاریخ میٹرک کا نتیجہ نکلنے کے ۱۴ دن بعد تک ہے اس کے بعد کوئی درخواست نہیں لی جائیگی شرائط داخلہ یہ ہیں۔

(۱) امیدوار صوبہ پنجاب کا رہنے والا ہو۔ اگر پنجاب کے باہر رہنے والا ہو۔ تو کسی ریاست کی طرف سے نامزد ہو کر داخل ہو سکتا ہے۔

(۲) امیدوار کی عمر یکم اکتوبر ۱۹۳۶ء کو ۱۶ اور ۲۱ کے درمیان ہو۔

(۳) امیدوار نے میٹرک کے امتحان میں ۴۰۰ سے زائد نمبر حاصل کئے ہوں

(۴) پنجاب یونیورسٹی سے سائنس م ۴ کا امتحان پاس کیا ہو۔ (نوٹ:) ایف ایس۔ سی۔ بی۔ ایس۔ سی کو ترجیح دی جاتی ہے۔

(۵) عام جسمانی حالت اچھی ہو۔

(۶) نظر درست ہو۔ اگر خدانخواستہ کچھ نقص ہو۔ تو مناسب عینکیں لگوا کر آئیں۔

اگر کوئی صاحب سب اسسٹنٹ سرجن کلاس کے علاوہ ڈسپنسر ڈریسر کلاس میں داخل ہونا چاہیں۔ تو اس کلاس میں ۴۰۰ سے کم نمبر حاصل کرنے والے بھی داخل کر لئے جاتے ہیں۔ داخلہ کے وقت سکول کا خرچ تقریباً /۱۴۰ روپیہ ہوتا ہے۔ اور ہوسٹل کا خرچ اس کے علاوہ ہے طلبا کو عام طور پر ہوسٹل میں ہی رہنا پڑتا ہے جہاں تقریباً /۱۰ روپے خرچ خوراک ہے۔ اور مبلغ /۵ ماہوار ہوسٹل میں ہے۔ اور باقی خرچ اس کے علاوہ ہے۔ زیادہ تفصیلات کے لئے پراسپکٹس سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پرنٹنگ پریس لاہور یا دفتر پرنسپل صاحب میڈیکل سکول امرتسر سے ۸ آنے کے ٹکٹ بھیجنے پر مل سکتے ہیں۔ (۷) داخلہ کی

×

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ لنگوا ولد امیرا ولد اللہ دتہ ذات سیال سکنہ کمر پوالا تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام جھنگ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۲۹/۶/۳۸ یا ۲۹/۶/۳۸ مقرر کیا ہے لہذا جابئے مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۲۴/۳/۳۸ (دستخط) خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(بورڈ کی مہر)

×

فارم ۱

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ گاہرا ولد نادر ذات کالیہ سکنہ چک ۲۵۶ تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام جھنگ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۱۵/۶/۳۸ مقرر کیا ہے۔ لہذا جابئے مذکور صدر جھنگ کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۲۴/۳/۳۸ (دستخط) خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (بورڈ کی مہر)

×

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ خدا بخش ولد رمضان ذات بھوڑا منہ سکنہ جھوک بھووانی تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام جھنگ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۲۰/۷/۳۸ مقرر کیا ہے۔ لہذا جابئے مذکور صدر جھنگ کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں مورخہ ۲۴/۳/۳۸ (دستخط) خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (بورڈ کی مہر)

رعایت کانفرنس کے لئے خاص

حضرت خلیفۃ المسیح اول کے مجرب نسخہ جات حضور کے شاگرد کی دوکان سے ۱۴ اپریل سے ۲۱ اپریل تک جو خطوط ڈاک میں پڑینگے۔ ان کو یہ رعایت ملے گی

حبوب عنبری (رجسٹرڈ)

یہ گولیاں عنبر مشک موتی زعفران اور دیگر قیمتی اجزا سے مرکب ہیں۔ ان کا استعمال ان لوگوں کے لئے ہے جن کی قوت رجولیت کم ہو چکی ہو۔ اعصاب سرد پڑ گئے ہوں۔ دل ٹھنڈا ہو گیا ہو سر درد ... چہرہ بے رونق حافظہ کمزور اعضاء رئیسہ پژمردہ ہو گئے ہوں۔ کمر درد کرتا ہو۔ کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو۔ حبوب عنبری کا استعمال بجلی کا اثر دکھاتا ہے گئی ہوئی رونق واپس آ جاتی ہے۔ دلمیں خوشی و سرور پیدا ہوتا ہے اعصاب یعنی پٹھے طاقتور ہو جاتے ہیں۔ اعضائے رئیسہ شریفہ دل و دماغ طاقتور ہو جاتے ہیں جسم فربہ اور چست و چالاک ہو جاتا ہے گویا ضعیفی کی دشمن ہے جوانی کی محافظ ہے۔ جائز حاجتمند آرڈر روانہ کریں۔ حبوب عنبری کے ایکبار کھانے سے چالیس سال تک مقوی ادویات سے چھٹی ہوتی ہے۔ قیمت ایکماہ کی خوراک ۶۰ گولی پندرہ روپیہ رعایتی للعہ

حب اٹھرا (رجسٹرڈ) محافظ جنین

اسقاط حمل کا مجرب علاج ہے۔ جن کے بچے پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ یا حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں ہاں اکثر لڑکیاں ہوتی ہیں۔ اور لڑکیاں زندہ رہتی ہیں۔ لڑکے اول تو کم پیدا ہوتے ہیں۔ اور پھر بچپن ہی صدمہ سے فوت ہو جاتے ہیں۔ یا ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست تپ پیچش بخار تپ دق سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسیاں چھالے نکلنا بدن پر خون کے دھبے پڑنا وغیرہ میں مبتلا ہو کر داعی اجل ہوتے ہیں ایسے وقت میں والدین پر جو صدمہ گزرتا ہے خداوند کریم اس سے ہر ایک کو محفوظ رکھے۔ آمین۔ اس بیماری کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس کیلئے حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ امام نور الدین رض شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے حضور کی مجرب حب اٹھرا رجسٹرڈ حضور کے ارشاد سے خلق خدا کی بہتری کے لئے تیار کر کے اس کا فیض عام کیا۔ جو ۱۹۱۰ء سے آجتک جاری ہے، ہزاروں گھر صاحب اولاد ہو چکے ہیں۔ اب جن گھروں میں اٹھرا کی بیماری نے ڈیرا جما یا ہوا ہے وہ خدا پر بھروسہ رکھیں اور حب اٹھرا رجسٹرڈ فوراً استعمال کرا دیں اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت۔ تندرست مضبوط اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اور والدین کے لئے ٹھنڈک قلب اور باعث شکریہ ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر نو روپے بصورت منگوانے پر ۱۰ للعہ، اس سے کم عہ فی تولہ علاوہ محصولڈاک

حب نظامی (رجسٹرڈ)

یہ گولیاں موتی مشک زعفران کشتہ یشب عقیق مرجان وغیرہ سے مرکب ہیں۔ پٹھوں کو طاقت دینے میں بے مثل ہیں۔ حرارت عزیزی کے بڑھانے میں بے حد اکسیر ہیں۔ جس پر انسان کی صحت کا دارومدار ہے۔ طاقت مردمی کے بڑھانے میں لاجواب ہیں۔ کمزوری کی دشمن ہیں۔ طاقت و توانائی کی دوست ہیں دل و دماغ جگر سینہ گردہ مثانہ کو طاقت دیتی اور امساک پیدا کرتی ہیں۔ قوت باہ کے مایوسوں کیلئے تحفہ خاص ہے قیمت ایک ماہ کی خوراک ۶۰ گولی چھ روپے رعایتی للعہ چار روپے

نعمت الٰہی لڑکے پیدا ہونے کی دوائی

یہ دوائی مرد کو کھلائی جاتی ہے۔ ایسا کون ہے۔ جس کو نرینہ اولاد کی خواہش نہ ہو اس بے ثمر ثمر کا ہر ایک انسان خواہشمند ہے جس گھر میں نرینہ اولاد نہ ہو۔ کیا امیر کیا غریب ہر وقت اولاد کی خواہش رکھتے ہوئے اداس غمگین وغیرہ مصائب میں مبتلا رہتے ہیں۔ اور جن کو مولا کریم نے نرینہ اولاد دی ہے وہ بھی اور کی خواہش رکھتے ہیں۔ لہذا جن دوستوں کو نرینہ اولاد کی ضرورت ہو وہ ارسطوئے زماں استاذی المکرم حضرت مولانا شاہی طبیب حکیم نور الدین رض کی مجرب لڑکے پیدا ہونے کی دوائی کا استعمال کر کے بے ثمری کا داغ دور کریں۔ مکمل خوراک چھ روپے رعایتی چار روپے علاوہ محصولڈاک دواخانہ معین الصحت سے مل سکتی ہے

قبض کشا گولیاں

قبض تمام بیماریوں کی ماں ہے۔ کبھی کبھار کی قبض بھی تنگ میں دم کر دیتی ہے۔ اور دائمی قبض سے تو اللہ تعالیٰ محفوظ دامن میں رکھے۔ آمین۔ دائمی قبض سے بواسیر ہو جاتی ہے۔ حافظہ کمزور نسیان غالب ضعف بصر دھند لگرے آشوب چشم ہوتا ہے۔ دل دھڑکتا ہے۔ ہاتھ پاؤں پھوٹتے ہیں۔ کام کو جی نہیں چاہتا۔ ہاضمہ بگڑ جاتا ہے معدہ جگر تلی کمزور ہوتے ہیں۔ اور کئی قسم کی بیماریاں آن موجود ہوتی ہیں۔ ہماری تیار کردہ قبض کشا گولیاں مذکورہ بالا بیماریوں کے لئے اکسیر سے بڑھکر ثابت ہو چکی ہیں۔ ان کے استعمال سے متلی یا گھبراہٹ قے وغیرہ نہیں ہوتی۔ رات کو کھا کر سو جائیں۔ صبح کو ایک اجابت کھل کر آتی اور طبیعت صاف ہو جاتی ہے۔ ان کا استعمال صحت کا بیمہ ہے۔ قیمت یک صد گولی ۱؎ رعایتی عہ

مقوی دانت منجن

اگر آپ کے دانت کمزور ہیں۔ مسوڑوں سے خون یا پیپ آتی ہے۔ موہنہ سے بدبو آتی ہے۔ دانت ہلتے ہیں۔ گوشت خوردہ یا پائیوریا کی بیماری ہے۔ دانت میلے ہیں انکی وجہ سے معدہ خراب ہے ہاضمہ بگڑ گیا ہے دانتوں میں کیڑا لگ گیا ہے۔ تو ان امراض کیلئے ہمارا تیار کردہ مقوی دانت منجن استعمال کرنے سے بفضل خدا تمام شکایات دور ہو جاتی ہیں۔ اور دانت مضبوط ہو کر موتی کی طرح چمکتے ہیں قیمت ۲ اونس شیشی ۱۲ رعایتی ۸

تریاق گردہ

درد گردہ ایسی موذی بلا ہے کہ الاماں جسکو ہوتا ہے وہی اس کی تکلیف کو جانتا ہے اس کا دورہ جب شروع ہوتا ہے۔ اس وقت انسان زندگی کا خاتمہ سمجھتا ہے۔ اس کے لئے ہمارا تیار کردہ تریاق گردہ و مثانہ بے حد اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔ اس کی پہلی خوراک سے آرام شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے بفضل خدا پتھری یا کنکری خواہ گردہ میں ہو۔ خواہ مثانہ میں خواہ جگر میں ہو سب کو باریک پیس کر بذریعہ پیشاب خارج کرتا ہوا بیمار کو آگاہ کر جاتا ہے۔ اس کے بعد بیمار کو درد کی شکایت نہیں ہوتی۔ قیمت ایک اونس دو روپے عہ رعایتی ۱؎

حب مفید النساء

یہ گولیاں عورتوں کی مشکلکشا ہیں۔ ان کے استعمال سے ایام ماہواری کی بے قاعدگی۔ کم آنا۔ زیادہ آنا۔ نلوں کا درد۔ کمر کا درد کوکھوں کا درد۔ متلی۔ قے چہرہ کی بے رونقی۔ چہرہ کی چھائیاں۔ ہاتھ پاؤں کی جلن اولاد کا نہ ہونا۔ وغیرہ سب امراض دور ہو جاتے ہیں۔ اور بفضل خدا اولاد کا منہ دیکھنا نصیب ہوتا ہے۔ ایک ماہ کی خوراک عہ رعایتی ۱؎

دواخانہ ہذا نے ان کے علاوہ تمام ادویات میں رعایت کر دی ہے۔ ضرورتمند اصحاب موقع سے فائدہ اٹھائیں۔

خاکسار حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح الاول نور الدین اعظم رض دواخانہ معین الصحت قادیان

بعدالت ہائی کورٹ آف جوڈیکیچر بمقام لاہور

دیوانی ابتدائی مقدمہ نمبر ۳ آف ۱۹۳۶ء

آفیشل لیکویڈیٹران دی کمرشیل بینک لیمیٹڈ زیر لیکویڈیشن، لاہور مدعیان

بخلاف

مسٹر جے۔ آئی شاہزادہ فرخ اور آٹھ دیگر افراد مدعا علیہم

درخواست زیر دفعات ۱۸۶/۱۸۷ ایکٹ کمپنی ہائے ہند

اطلاع بنام

(۱) مسٹر جے۔ آئی۔ شاہزادہ فرخ ۱۸ ملتان روڈ لاہور

(۲) محمد شاہ پسر حکیم عالم شاہ گھاس منڈی مزنگ لاہور

(۳) مسٹر محمد متین عرف مسٹر ایس۔ ایم۔ نواب تیمس پسر شیخ محمد امین پرانی انار کلی لاہور مدعا علیہم

ہرگاہ عدالت ہذا کے نزدیک یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچ چکا ہے۔ کہ مذکورہ بالا مدعا علیہم پر معمولی طریق سے سمن کی تعمیل ہونی ناممکن ہے اور وہ اس سے گریز کر رہے ہیں لہذا زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی بذریعہ نوٹس ہذا مدعا علیہم مذکور کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ عدالت ہذا میں ۱۱ مئی ۱۹۳۶ء کو دس بجے قبل دوپہر اصالتاً یا بذریعہ وکیل جسے باقاعدہ طور پر ان کی جانب سے اختیار دیا گیا ہو۔ حاضر ہوں بصورت دیگر مقدمہ کی سماعت ہوگی اور ان کے خلاف کارروائی یک طرفہ عمل میں لائی جائے گی۔

آج بتاریخ ۱۱ اپریل ۱۹۳۶ء بہ ثبت دستخط ہمارے و مہر عدالت کے جاری کیا گیا

حسب الحکم (دستخط) کے۔ سی۔ ویب ڈپٹی رجسٹرار

(مہر عدالت)

بعدالت ہائی کورٹ آف جوڈیکیچر بمقام لاہور

دیوانی ابتدائی مقدمہ نمبر ۷ آف ۱۹۳۶ء

بمعاملہ ایکٹ کمپنی ہائے ہند نمبر ۷ مجریہ ۱۹۱۳ء اور دی میڈنز لیمیٹڈ لاہور اور درخواست منجانب سیکرٹری آف سٹیٹ فار انڈیا ان کونسل بواسطہ کمشنر انکم ٹیکس پنجاب شمال مغربی سرحدی صوبہ اور صوبجات دہلی زیر دفعہ ۱۶۲ و ۱۶۳ ایکٹ کمپنی ہائے ہند بدیں استدعا۔ کہ کمپنی کے کاروبار کو بند کیا جائے۔

اطلاع بنام

(۱) میسرز میڈنز لیمیٹڈ بواسطہ آفیسر انچارج لاہور

(۲) مسٹر ڈبلیو۔ جے میڈنز لیمیٹڈ معرفت الائیڈ موٹرز بمبئی

ہرگاہ عدالت ہذا کے نزدیک یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچ چکا ہے۔ کہ مذکورہ بالا مدعا علیہم پر معمولی طریق سے سمن کی تعمیل ہونی ناممکن ہے۔ اور وہ اس سے گریز کر رہے ہیں۔ لہذا زیر آرڈر ۵ رول ۲۰۔ ضابطہ دیوانی بذریعہ نوٹس ہذا مدعا علیہم مذکور کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ عدالت ہذا میں ۶ مئی ۱۹۳۶ء کو دس بجے قبل دوپہر اصالتاً یا بذریعہ وکیل جے باقاعدہ طور پر ان کی جانب سے اختیار دیا گیا ہو۔ حاضر ہوں۔ بصورت دیگر مقدمہ کی سماعت ہوگی اور ان کے خلاف یک طرفہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

آج بتاریخ ۹ اپریل ۱۹۳۶ء بہ ثبت دستخط ہمارے و مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

حسب الحکم (دستخط) کے۔ سی۔ ویب ڈپٹی رجسٹرار

(مہر عدالت)

بعدالت ہائی کورٹ آف جوڈیکیچر بمقام لاہور

دیوانی ابتدائی مقدمہ نمبر ۸۷ آف ۱۹۳۶ء

بمعاملہ ایکٹ کمپنی ہائے ہند نمبر ۷ مجریہ ۱۹۱۳ء اور دی صندل بار ٹریڈنگ کمپنی لیمیٹڈ تاندلیانوالہ ضلع لائل پور

اور درخواست منجانب لالہ برج لال پسر لالہ پری لال پروپرائٹر فرم پری لال برج لال آف تاندلیانوالہ ضلع لائل پور و دو دیگر افراد۔ زیر دفعہ ۱۶۲ و ۱۶۳ ایکٹ کمپنی ہائے ہند بدیں استدعا کہ کمپنی کے کاروبار کو بند کیا جائے

جملہ متعلقین کو اطلاع

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ لالہ برج لال پسر لالہ پری لال پروپرائٹر فرم پری لال برج لال آف تاندلیانوالہ ضلع لائل پور اور دو دیگر اشخاص قرض خواہان کمپنی مذکور نے ایک درخواست برائے موقوفی کاروبار کمپنی مذکورہ بالا بتاریخ ۲۸ مارچ ۱۹۳۶ء عدالت ہذا میں گذرانی تھی۔ از آنجا یہ ہدایت کی گئی ہے۔ کہ درخواست مذکور عدالت ہذا میں ۶ مئی ۱۹۳۶ء کو پیش ہو۔ جو قرض خواہ یا معاون کمپنی مذکور اصدار حکم برائے موقوفی کاروبار کمپنی مذکور زیر ایکٹ متذکرۃ الصدر کی مخالفت کرنا چاہے۔ وہ عدالت ہذا میں بوقت سماعت اصالتاً یا وکالتاً یا بذریعہ اٹارنی پیش ہو

اگر کوئی قرض خواہ یا معاون کمپنی مذکور درخواست مذکورہ بالا کی نقل لینا چاہے۔ تو وہ عدالت ہذا میں درخواست کرنے پر اس کی مقررہ فیس ادا ہونے کے بعد مہیا کی جائے گی۔

آج بتاریخ ۹ اپریل ۱۹۳۶ء بہ ثبت دستخط ہمارے و مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

حسب الحکم

(دستخط) کے۔ سی۔ ویب ڈپٹی رجسٹرار (مہر عدالت)

باجلاس جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب بی۔ اے سب جج بہادر درجہ اول شیخوپورہ

نمبر ۶۲ سال ۱۹۳۶ء

مسماۃ ہاجراں دختر الطاف قوم عیسائی سکنہ جھلار شاموں مدعیہ

بنام

عابد علی مدعا علیہ

دعویٰ باقرار داد ابدیں کہ مدعیہ کا نکاح ہمراہ مدعا علیہ بوجہ تبدیلی مذہب فسخ ہو چکا ہے۔

اشتہار منادی بنام۔ عابد علی ولد قائم علی قوم راجپوت سکنہ کوہالی کلاں تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور مدعا علیہ

مقدمہ مندرجہ صدر میں مسمی عابد علی مدعا علیہ مذکور دیدہ دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتا ہے۔ اور روپوش رہتا ہے۔ لہذا اس کے نام اشتہار ہذا جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر وہ مورخہ ۲۳-۴-۳۶ کو اصالتاً یا وکالتاً برائے پیروی و جواب دہی مقدمہ حاضر عدالت ہذا نہ آوے گا۔ تو اس کے خلاف کارروائی یک طرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔

آج بتاریخ ۹-۴-۳۶ بدستخط ہمارے و مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

دارالامان میں سکنی زمین خریدنے کے خواہشمند احباب کیلئے مژدہ

نظام سلسلہ کی تازہ ہدایات کے ماتحت تیارشدہ نقشہ پر مشتمل نیا رقبہ اراضی زیر فروخت ہے

دارالامان میں نئی آبادی یعنی محلہ دارالسعة میں تین گھماؤں کا ایک رقبہ اراضی بعد قطعہ بندی بطور سکنی اراضی زیر فروخت ہے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نئی آبادی میں راستہ جات کی فراخی کے متعلق جو ہدایات جاری فرمائی ہیں۔ نظارت امور عامہ کی زیر نگرانی قطعہ بندی میں انہیں ملحوظ رکھا گیا ہے۔ یہ پہلا نقشہ ہے۔ جو حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تازہ ہدایات کے ماتحت تیار ہوا ہے۔

اس رقبہ کے ملحق شرقی جانب آٹھ گھماؤں سے زائد رقبہ آبادی کیلئے فروخت ہو چکا ہے جس میں ایک بڑے پھیلاؤ میں آبادی ہو چکی ہے۔ سٹیشن اور تعلیم الاسلام [illegible] پانچ منٹ کے پیدل راستہ پر ہے۔ غرض بلحاظ منظر و آب و ہوا پر کیف موقع پر واقع ہے۔

ذیل میں مذکورہ بالا رقبہ زیر فروخت کا نقشہ مع کوائف ضروریہ خواہشمند احباب کی آگاہی کیلئے دیا جاتا ہے

"A" کلاس کے قطعات کا نرخ جنہیں طول و عرض میں دو راستے بیس بیس فٹ کے لگتے ہیں۔ ۱۳ روپے فی مرلہ ہے۔ اور "B" کلاس کے قطعات کا نرخ جنہیں بیس فٹ کا ایک راستہ طول کی حد پر لگتا ہے۔ ۱۲ روپیہ فی مرلہ ہے۔ یہ نرخ رعائتی ہے۔ ورنہ اس محلہ میں احباب پرائیویٹ طور پر پندرہ سولہ روپے فی مرلہ کے نرخ پر فروخت کرتے ہیں۔ خواہشمند احباب خود یا بذریعہ نمائندہ پریذیڈنٹ صاحب محلہ دارالسعت خواجہ معین الدین صاحب کیساتھ اس بارہ میں ضروری گفتگو یا خط و کتابت فرماویں۔

مخصوص قطعہ کے اگر ایک سے زیادہ خواہشمند ہوں۔ تو مقدم حق اس دوست کا ہوگا۔ جو پہلے قیمت ادا کرے۔ قیمت کی ادائیگی بذریعہ دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ یعنی رقم میری امانت میں مذکورہ دفتر میں جمع ہو۔ سرکاری کاغذات میں داخل خارج کروا دینے کے علاوہ خریدار اپنے اطمینان کیلئے اگر کوئی مزید ذریعہ اختیار کرنا چاہیں۔ تو اس کی تکمیل کے اخراجات بذمہ مشتریان ہوں گے۔ پہلے نقشہ میں جو الفضل ۸۵ میں شائع ہوا ہے۔ نظارت امور عامہ کی ہدایات کے ماتحت ترمیم کی گئی ہے۔

محلہ دار السعت

سڑک دار السعت

سڑک از سکول محلہ دار الفضل

دار الفضل

خاکسار۔ مرزا رشید احمد ابن خان بہادر حضرت مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

کینٹن ۱۳ اپریل۔ چینیوں کا دعویٰ ہے۔ کہ انہوں نے ٹین سین پو کو ریلوے پر دو شہروں پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور مستقبل قریب میں وہ نانکن اور ہانگ چاؤ پر قابض ہو جائیں گے۔ اطلاع مظہر ہے کہ چینی افواج شنگھائی سے صرف ۲۵ میل دور رہ گئی ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ شنگھائی سے ہانگ چاؤ تک تمام جاپانی فوجوں نے چینیوں کو روکنے کی کوشش کی۔ لیکن کامیاب نہ ہو سکیں۔

کلکتہ ۱۳ اپریل۔ معلوم ہوا ہے مسٹر گاندھی جمعہ کی صبح کو وائسرائے سے ملاقات کریں گے۔ آج شام وہ دہلی پہنچیں گے۔

لاہور ۱۳ اپریل۔ آج نواب اُدو خورشید علی خان اور سر جواہر سنگھ نے گورنر پنجاب کے اعزاز میں ڈنر دیا۔ اس موقع پر ہز ایکسی لینسی سر ہنری کریک نے اپنی تقریر میں قضیہ شہید گنج کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اگر دونوں قومیں اس مسئلہ کے متعلق کوئی آبرومندانہ تصفیہ کرنا چاہیں تو اس کے لئے میری خدمات حاضر ہیں۔

لکھنؤ ۱۳ اپریل۔ حکومت یوپی نے صوبہ کے تین اردو اخباروں کو تنبیہہ کی ہے کہ وہ فرقہ دارانہ فضا کو مکدر نہ کریں۔ کچھ عرصہ قبل مولانا ابوالکلام آزاد نے مسٹر فضل الحق وزیر اعظم بنگال کے نام مکتوب ارسال کر کے ان واقعات کے انکشاف کا چیلنج کیا تھا۔ جن سے معلوم ہو سکے۔ کہ کانگرسی صوبوں میں مسلم اقلیتوں پر ظلم کیا گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ان اخبارات نے مولانا ابوالکلام کے اس چیلنج کے جواب میں بعض بے بنیاد الزامات عائد کئے تھے۔

کینٹن ۱۳ اپریل۔ تازہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ چینی افواج شانٹنگ تک بڑھ گئی ہیں اور ایسن نامی شہر پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس وقت چینی فوجیں نہر اعظم سے صرف ۴ میل دور رہ گئی ہیں۔

لکھنؤ ۱۳ اپریل معلوم ہوا ہے ۶ پیادہ بریگیڈ لکھنؤ کے ہیڈ کوارٹر سے تین ریوالور اور چند کارتوس چوری ہو گئے ہیں۔ پولیس مصروف تفتیش ہے

بمبئی ۱۳ اپریل۔ آج بمبئی کونسل میں کرناٹک کو علیحدہ صوبہ بنانے کے متعلق مسودہ قانون منظور ہو گیا

لنڈن ۱۳ اپریل۔ تقسیم فلسطین سے متعلق کمیشن ۲۱ اپریل کو عازم فلسطین ہوگا۔ یہ کمیشن چند ماہ تک فلسطین میں کام جاری رکھے گا۔ کمیشن کے ارکان تمام ملک کا دورہ کریں گے۔ اور مجوزہ سرحدات کا تصفیہ کریں گے

الہ آباد ۱۳ اپریل۔ کل بنگال نارتھ ویسٹرن ریلوے پر دو سٹیشنوں کے درمیان ایک چلتی ٹرین پر زبردست ڈاکہ پڑا۔ ڈاکوؤں کی تعداد بیس کے قریب تھی۔ اور وہ پستولوں سے مسلح تھے انہوں نے ڈاک کے تھیلیوں کو لوٹنے کے بعد گارڈ کے ڈبے کو بھی لوٹا۔ اندازہ کیا جاتا ہے۔ کہ ڈاکو ایک لاکھ روپے کا مال لے گئے۔ اس ڈاکہ کے متعلق یوپی کے وزیر اعظم نے ایک بیان کے دوران میں کہا۔ کہ ابھی واقعہ کی تفاصیل ابھی گورنمنٹ کو موصول نہیں ہوئیں۔

کلکتہ ۱۳ اپریل۔ مسٹر گاندھی نے ایک بیان میں ظاہر کیا ہے۔ کہ وہ سر ناظم الدین کو ایک مکتوب لکھیں گے۔ جس میں سیاسی قیدیوں کی رہائی کے متعلق اپنی تمام تجاویز درج کریں گے۔ جن پر غور کرنے کے بعد حکومت آخری فیصلہ کرے گی گاندھی جی نے بعض مجالس سے درخواست کی ہے کہ جب تک حکومت نظربندوں اور سیاسی قیدیوں کے مسئلہ کو حل نہ کر لے اس وقت تک قیدیوں کی رہائی کے متعلق تمام تحریکات معطل کر دی جائیں۔

کلکتہ ۱۳ اپریل۔ مسٹر گاندھی نے صوبہ بنگال کے سیاسی حالات کے متعلق بعض کانگرسی لیڈروں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا۔ کہ میں کسانوں کی فلاح و بہبود کے لئے بنگال کے موجودہ زمینداری نظام کو ختم کر دینا پسند نہیں کرتا۔ اگر اس نظام کو ختم کرنا ہے۔ تو اسے بتدریج ختم کرنا چاہئے۔

دمشق ۱۳ اپریل۔ "الاہرام" کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ سر آغا خان کے صاحبزادے پرنس علی خان نے "مانچسٹر گارڈین" کو ایک مراسلہ ارسال کیا ہے جس میں حکومت انگلستان کو انتباہ کیا گیا ہے کہ فلسطین کے معاملہ میں اس کی بے اعتنائی سخت خطرات کا موجب ہوگی۔ چنانچہ اس میں لکھا ہے کہ انگلستان کو اطمینان ہے کہ مسئلہ فلسطین کو اگر اسی طرح چھوڑ دیا جائے تو ہنگامے آہستہ آہستہ خود بخود ختم ہو جائیں گے۔ میں انگلستان کے اس اطمینان کو سخت خطرہ کی نگاہ سے دیکھتا ہوں میں سمجھتا ہوں۔ کہ انگریز عالمگیر اخوت اسلامی کے مضبوط رشتے اور ہندوستانی مسلمانوں کی اہمیت کو مستقبل قریب میں ماننے پر مجبور ہو جائیں گے۔

لکھنؤ ۱۳ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ یوپی کے عارضی گورنر کی حیثیت سے سر مارس ہیلیٹ کا تقرر فی الحقیقت ان کے مستقل تقرر کی تمہید ہے۔ اور یہ مستقل تقرر اس وقت عمل میں آئے گا۔ جبکہ سر ہیری ہیگ اپنی میعاد عہدہ کو پورا کرنے کے بعد ریٹائر ہو جائیں گے۔

واشنگٹن ۱۳ اپریل۔ صدر جمہوریہ امریکہ نے اقتصادی ادبار کو رفع کرنے کے لئے جو سکیم مرتب کی ہے اس کے مطابق پندرہ ماہ کے عرصہ میں ۵ ارب ملین ڈالر خرچ کئے جائیں گے۔ ۲ ارب ملین ڈالر امدادی قرضوں کے طور پر دیئے جائیں گے۔ ½ ۱ ارب ملین ڈالر ریلوں پر خرچ کئے جائیں گے اور باقی ماندہ رقم صنعتوں کی ترویج و ترقی پر صرف کی جائے گی۔

ہردوار ۱۳ اپریل۔ آج ہردوار سے ایک اور حادثہ کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یاتریوں کے کیمپ میں آگ لگ جانے سے چالیس جھونپڑیاں جل گئیں۔ اور کافی نقصان ہوا۔

نئی دہلی ۱۳ اپریل۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ مرکزی اسمبلی کا آئندہ اجلاس ۸ اگست کو شملہ میں شروع ہوگا۔

لاہور ۱۳ اپریل۔ کل ضلع جالندھر کے ۲۷ نمائندوں کے ایک وفد نے سردار سمپورن سنگھ ایم۔ ایل۔ اے کی زیر قیادت سر سکندر حیات خان وزیر اعظم پنجاب سے ملاقات کی۔ ارکان وفد نے پچپیس دیہات کے دیہاتیوں کے دستخطوں سے ایک درخواست وزیر اعظم کی خدمت میں پیش کی۔ جس میں ظاہر کیا گیا تھا۔ کہ ضلع جالندھر کے دیہاتی کنوؤں کا پانی گذشتہ چند سال کے عرصہ میں بہت کم ہو گیا ہے۔ حکومت کو ایسے اقدامات اختیار کرنے چاہئیں۔ جن سے یہ پانی اپنی اصلی سطح پر آ جائے۔ وزیر اعظم نے وفد کی [illegible] ارشات کو ہمدردی سے سنا اور امداد [illegible] کیا۔

لاہور ۱۳ اپریل۔ مرکزی مجلس اتحاد ملت کے اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ ۲۹ اپریل کو ہندوستان میں "ایمرسن ڈے" منایا جائے۔ اور ملک معظم کی حکومت سے مطالبہ کیا جائے کہ چونکہ ہز ایکسی لینسی سر ہربرٹ ایمرسن مسلمانان ہند کا اعتماد کھو چکے ہیں۔ لہذا انہیں رخصت کے اختتام پر پنجاب نہ بھیجا جائے۔

کوپن ہیگن ۱۳ اپریل۔ آج ڈنمارک کی پارلیمنٹ میں وزیر انصاف کو قتل کرنے کی کوشش کی گئی۔ تماشائیوں کی گیلری سے ایک نوجوان نے وزیر پر پستول سے دو فائر کئے۔ مگر وہ بال بال بچ گئے۔ گولیوں کے ساتھ ہی اشتہارات کی بارش کی گئی جن میں نازیوں کی حمایت کی گئی تھی۔ نوجوان کو گرفتار کر لیا گیا۔

لنڈن ۱۳ اپریل۔ ٹیونس میں حکومت فرانس کے تشدد کے ضمن میں "ٹائمز" کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ ۱۵۰ عربوں کو نظربند کر دیا گیا ہے۔ ۲۳۰ عربوں کو گرفتار کر کے انہیں ایک سال سے پانچ سال تک سزائے قید کا حکم دیا گیا ہے۔ رباط میں ایک دن میں [illegible] نوجوان عرب ہلاک اور ۲۰۰ مجروح ہوئے۔ [illegible] کر دیا گیا ہے